از عدالتِ عظمیٰ

ڈاکٹر بپن شانتی پنچال

بنام

سٹیٹ آف گجرات

تاریخ فیصلہ: 8 جنوری 1996

[اے۔ ایم۔ احمد، چیف جسٹس، بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور این۔ پی۔ سنگھ، جسٹس صاحبان۔]

نارکوٹکس ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985:

دفعہ 37(1)(b) — ضمانت دینے کی حد- جہاں مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 167 کی ذیلی دفعہ (2) فقرہ (اے) کے تحت ضمانت کا دعوی کیا جاتا ہے وہاں اس کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ 167(2)- مقررہ مدت کے اندر چالان دائر کرنے میں استغاثہ کی ناکامی پر ملزم کو ضمانت دینے کا حق- قرار پایا کہ، چالان دائر کرنے کے بعد بروئے کار نہیں لایا جا سکتا۔

اپیل کنندہ کو نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکو ٹروپک سبسٹینس ایکٹ 1985 کے تحت 8.11.1993 پر گرفتار کیا گیا تھا۔ سیشن جج کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے ایکٹ کی دفعہ 37 اور اس عدالت کے فیصلے کو مدنظر رکھتے ہوئے اپیل کنندہ کی ضمانت کی درخواستوں کو خارج کر دیا۔ متاثر ہو کر، اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ وہ ضمانت پر رہا ہونے کا حقدار ہے، کیونکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 1973 کی دفعہ 167 کی ذیلی دفعہ (2) کے فقرہ (اے) کے ذریعہ فراہم کردہ مدت کے اندر چالان جمع کرنے میں ناکام رہا، اور اس مرحلے پر ایکٹ کی دفعہ 37 لاگو نہیں ہو گی۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ 1. نارکوٹکس ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 کی دفعہ 37 مجموعہ ضابطہ فوجداری 167 کی ذیلی دفعہ (2) کے التزام کو خارج نہیں کرتی ہے یہاں تک کہ ان افراد کے حوالے سے بھی جن پر ایکٹ کے تحت جرائم کا الزام ہے۔ [A-195]

* نارکوٹکس کنٹرول بیورو بنام کشن لال و دیگراں، [1991] 1 ایس سی سی 705، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

2. اگر کوئی ملزم قانون کی اجازت کے مطابق زیادہ سے زیادہ وقت کے اندر فرد قرار داد جرم دائر کرنے میں استغاثہ کی ناکامی پر ضمانت پر رہا ہونے کے اپنے حق کا استعمال کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو وہ یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ اس حقیقت کے باوجود کہ اس دوران فرد قرار داد جرم دائر کی گئی ہے، اسے کسی بھی وقت اس کا استعمال کرنے کا ناقابل عمل حق حاصل ہے۔ لیکن دوسری طرف اگر وہ قانون کے اجازت کردہ وقت کے اندر حق کا استعمال کرتا ہے اور ایسے حالات میں ضمانت پر رہا ہو جاتا ہے، تو اسے محض فرد قرار داد جرم داخل کرنے پر دوبارہ گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔

سنجے دت بنام ریاست بذریعہ سی بی آئی بمبئی (II)، [1994] 5 ایس سی سی 410 اور اسلم بابا لال دیسائی بنام ریاست مہاراشٹر، [1992] 4 ایس سی سی 272 پر انحصار کیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 26، سال 1996۔

متفرق فوجداری درخواست نمبر 1587، سال 1994 میں گجرات عدالت عالیہ کے 19.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے محترمہ میناکشی اروڑا۔

جواب دہندہ کے لیے مسسز ایچ واہی۔

عدالت کا فیصلہ این پی سنگھ جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیل عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ 19.4.1994 کے ایک حکم کے خلاف دائر کی گئی ہے، جس میں اپیل کنندہ کی جانب سے ضمانت کی استدعا کو خارج کیا گیا ہے، جو نارکوٹک ڈرگس اینڈ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 (جسے اس کے بعد N.D.P.S ایکٹ کہا گیا ہے) کے تحت جرائم کا ملزم ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کو 8.11.1993 پر گرفتار کیا گیا تھا۔ نارکو ٹکس کنٹرول بیورو بنام کشن لال و دیگراں، اے آئی آر (1991) ایس سی 558 = [1991] 1 ایس سی سی 705 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر سٹی سیشن جج نے قابلیت پر ضمانت کی استدعا کو خارج کر دیا تھا۔ عدالت عالیہ نے نارکو ٹکس کنٹرول بیورو بنام کشن لال و دیگراں (اوپر) کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دینے کے بعد، ایکٹ کی دفعہ 37 کے پیش نظر، اپیل کنندہ کی جانب سے کی گئی ضمانت کی استدعا کو بھی خارج کر دیا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے زور دیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری 167 کی ذیلی دفعہ (2) فقرہ (اے) کے ذریعے مقرر کردہ قانونی مدت جس کے دوران اپیل کنندہ کو حراست میں رکھا جا سکتا تھا، زیر التواء تحقیقات، ختم ہو چکی تھی، جس کی وجہ سے اپیل کنندہ کو ضمانت پر رہا کیا جانا چاہیے تھا اور اس مرحلے پر ایکٹ کی دفعہ 37 کی درخواست کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ حال ہی میں، اس عدالت نے یونین آف انڈیا بنام تھمیشاراسی و دیگراں، جے ٹی (1995) 4 ایس سی 253 کے معاملے میں ایکٹ کے تحت ملزم کے سلسلے میں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 کی ذیلی دفعہ (2) پر پابندی کے اطلاق کے سوال پر غور کیا ہے اور یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ دفعہ 37 ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 کی ذیلی دفعہ (2) پر پابندی کے اطلاق کو خارج نہیں کرتی ہے، یہاں تک کہ ان افراد کے سلسلے میں بھی جو N.D.P.S ایکٹ کے تحت جرائم کے الزام میں ملزم ہیں۔ لیکن یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ فرد قرارداد جرم 23.5.1994 پر دائر کی گئی ہے اور اب اپیل کنندہ ضابطہ اخلاق کی دیگر ان توضیعات کے تحت منظور کردہ ریمانڈ کے احکامات کی بنیاد پر تحویل میں ہے۔ کیا وہ ملزم جو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 167 کی ذیلی دفعہ (2) کی توضیعات کے تحت ضمانت پر رہا ہونے کا حقدار تھا، جب اس طرح کا حق حاصل ہونے پر درخواست نہیں دی تھی، کارروائی کے بعد کے مرحلے میں اس حق کا استعمال کر سکتا ہے، اس عدالت کے آئینی بنچ نے سنجے دت بنام ریاست کے معاملے میں سی بی آئی بمبئی (II)، 5 [1994] ایس سی سی 410 کے ذریعے جانچ کی ہے اور یہ کہا گیا ہے:

"ملزم کا TADA ایکٹ کی دفعہ 20(4)(بی بی) کے مطابق ضمانت پر رہا ہونے کا "ناقابل عمل حق" جسے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 167(2) کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، تحقیقات کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تکمیل اور مقررہ وقت کے اندر چالان داخل کرنے میں ناکامی، جیسا کہ ہیتندر وشنو ٹھاکر میں قرار دیا گیا ہے، ایک ایسا حق ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے، اور ملزم کے ذریعے صرف کوتاہی کے وقت سے چالان داخل کرنے تک نافذ کیا جاسکتا ہے اور یہ برقرار نہیں رہتا ہے یا دائر کیے جانے والے چالان پر قابل نفاذ نہیں رہتا ہے۔ اگر ملزم اس شق کے تحت مدت، سال 180 دن یا توسیع شدہ مدت، جیسا بھی معاملہ ہو، کی میعاد ختم ہونے پر ضمانت کے لیے درخواست دیتا ہے، تو اسے فوری طور پر ضمانت پر رہا کرنا ہوگا۔ ملزم، جسے ضمانت پر رہا کیا گیا ہے، کو مجموعہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات کے مطابق گرفتار کیا جاسکتا ہے اور حراست میں لیا جاسکتا ہے۔ چالان دائر کرنے کے بعد ضمانت پر رہا ہونے کا ملزم کا حق، مقررہ وقت کے اندر اسے داخل کرنے میں غلطی کے باوجود، چالان داخل کرنے کے وقت سے صرف اس مرحلے پر قابل اطلاق ضمانت کی منظوری سے متعلق توضیعات کے ذریعے زیر انتظام ہے۔

لہذا، اگر کوئی ملزم شخص قانون کے ذریعہ اجازت کردہ زیادہ سے زیادہ وقت کے اندر فرد قرار داد جرم دائر کرنے میں استغاثہ کی ناکامی کی وجہ سے ضمانت پر رہا ہونے کے اپنے حق کا استعمال کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو وہ یہ دعوی نہیں کر سکتا کہ اسے کسی بھی وقت اس کا استعمال کرنے کا ناقابل عمل حق حاصل ہے اس حقیقت کے باوجود کہ اس دوران فرد قرار داد جرم دائر کی گئی ہے۔ لیکن دوسری طرف اگر وہ قانون کے اجازت کردہ وقت کے اندر حق کا استعمال کرتا ہے اور ایسے حالات میں ضمانت پر رہا ہو جاتا ہے، تو اسے محض فرد قرار داد جرم داخل کرنے پر دوبارہ گرفتار نہیں کیا جاسکتا، جیسا کہ اسلم بابل دیسائی بنام ریاست مہاراشٹر، [1992]4 ایس سی سی 272 میں بتایا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل نے قابلیت پر اپیل پر زور نہیں دیا، یہ کہتے ہوئے کہ مقدمے کے حقائق اور حالات میں، سٹی سیشن جج کو یہ ماننا چاہیے تھا کہ یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ اپیل کنندہ اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا مجرم نہیں تھا، جیسا کہ دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ 1(بی)(ii) کے تحت ضروری ہے۔ اس کے مطابق، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ تاہم، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل کنندہ کے مقدمے کی سماعت میں تیزی لائی جائے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document